

عمامہ باندھو تمہارا حلم (بُردباری) بڑھے گا۔
(حاکم، طبرانی)



سبز عمامہ اور دعوتِ اسلامی

ابو کلیم
محمد صدیق توفانی

نعمان اکادمی جہانیاں

سبز عمامہ

اور

دعوتِ اسلامی

تحقیق:

ابو کلیم محمد صدیق فانی

ناشر:

نعمان اکادمی

جہانیاں منڈی (خانیوال)

بسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

نام کتاب	---------	سبز عمامہ اور دعوت اسلامی
تحقیق	---------	ابو کلیم محمد صدیق
صفحات	---------	۱۶
کمپوزنگ	---------	words maker Lhr.
تعداد	---------	گیارہ صد
اشاعت	---------	ربیع الاول ۱۴۲۳ھ مطابق ۲۰۰۲ء
مطبع	---------	اشتیاق احمد مشتاق پرنٹرز لاہور
ناشر	---------	نعمان اکیڈمی جہانیاں (خانیوال)
قیمت	---------	۱۲

ملنے کے پتے

(۱) مسلم کتابوی دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور ۷۲۲۵۶۰۵

(۲) مکتبۃ المدینہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور ۷۱۱۵۱۷۸

(۳) ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور ۷۲۲۱۹۵۳

(۴) مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر کراچی ۲۲۰۳۳۱۱

(۵) نعمان اکادمی، ہسپتال روڈ جہانیاں منڈی خانیوال ۲۱۱۲۴۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

اعتراض: الیاس قادری کی ''دعوت اسلامی'' کا میلادی کارکن' سر پر سبز پگڑی باندھے مدینہ طیبہ جا پہنچتا ہے' ویسے وہاں یہ بھی ایک واقعہ ہو سکتا ہے کہ یہ وہاں پہنچے اور روضے کے گنبد کا رنگ سبز کی بجائے سرخ ہو جائے' یا سفید ہو جائے' تو پھر یہ پوری جماعت کہ جس کے لاکھوں کارکنوں کے سروں پر گنبد کے سبز رنگ کی وجہ سے سبز پگڑیاں ہیں ان کا رنگ بدلنا پڑے گا۔ (شاہراہ بہشت از امیر حمزہ (وہابی) صفحہ ۱۱۲)

جواب: ہم نہ سبز گنبد کی وجہ سے اور نہ ہی اپنا زہد و تقویٰ جتلانے کی وجہ سے سبز پگڑی باندھتے ہیں بلکہ سنت مستحبہ سمجھ کر اس کا استعمال کرتے ہیں۔

مستحب کی تعریف

مولوی اشرف علی تھانوی (مقلد وہابی) لکھتے ہیں۔

مستحب وہ فعل ہے جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کیا لیکن ہمیشہ اور اکثر نہیں بلکہ کبھی کبھی اس کا کرنے والا ثواب کا مستحق ہے اور نہ کرنے والے پر کسی قسم کا گناہ نہیں۔ (بہشتی زیور صفحہ ۸۳۸ گیارھواں حصہ ناشر مکتبہ امدادیہ ملتان)

مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد کا فتویٰ

سوال: مستحب پر دوام (ہمیشگی) کرنے سے مستحب' مستحب رہے گا یا نہیں۔ مثلاً صحیح' مسلم' جامع ترمذی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ باندھنا اور جبہ رومی صوف یا طیلسان وغیرہ پہننا منقول ہے تو یہ ایک یا دو تین مرتبہ استعمال کرنے سے مستحب ہے' اب جو علماء عمامہ یا جبہ وغیر پر دوام کرتے ہیں یہ دوام عند المحدثین کیسا ہے؟

جواب: مستحب امر کی تعریف میں جو عدم دوام داخل ہے یہ دوام بہ نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے۔ امت کی نسبت سے نہیں، کیونکہ فعل کی تقسیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے ہوتی ہے۔ امت اگر مستحب کے اوپر ہمیشگی کرے تو وہ مستحب ہی رہے گا اور فاعل (کام کرنے والے کو) ثواب ملے گا۔

(فتاویٰ ثنائیہ جلد اول صفحہ ۲۰۷ مطبوعہ ممبئی (انڈیا) ۱۳۷۲ھ)

☆ مولوی ابو سعید شرف الدین دہلوی (غیر مقلد)

مندرجہ بالا عبارت کے تحت لکھتے ہیں قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ (الاٰیۃ پارہ ۳ رکوع ۱۲) سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول و فعل ہمارے لئے دستور العمل ہے تاوقتیکہ اور دلیل سے اس کا نسخ یا تخصیص وغیرہ ثابت نہ ہو اسی پر عمل چاہیے کوئی ضرورت نہیں کہ تلاش کریں کہ یہ عمل کیسا ہے واجب ہے یا مستحب ہے۔

سبز عمامہ شریف پر حدیث

(فتاویٰ ثنائیہ جلد اول طبع ممبئی صفحہ ۲۰۷)

☆ شیخ عبدالحق محدث دہلوی (متوفی ۱۰۵۲ھ) علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں

دستار مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در اکثر اوقات سفید بود گاہے سیاہ و احیاناً سبز الخ

(کشف الالتباس فی استحباب اللباس (فارسی) صفحہ ۳ طبع دہلی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دستار مبارک اکثر اوقات سفید، کبھی کبھی سیاہ اور شاذ و نادر سبز ہوتی تھی۔

☆ بعض مہاجرین اولین صحابہ کرام کا سبز عمامہ باندھنا

حدثنا ابوبكر قال حدثنا سليمان بن حرب قال حدثنا جرير بن حازم عن يعلى بن حكيم عن سليمان بن ابی عبداللہ قال ادركت المهاجرين الاولين يعتمون بعمائم كرابيس سود و بيض و حمر و خضر۔ (مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۲۴۱ جلد ۸ طبع کراچی ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء)

ترجمہ: سلیمان بن ابی عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے مہاجرین اولین کو سوتی کپڑے کے سیاہ اور سفید اور سرخ اور سبز عمامے باندھتے پایا۔

روایانِ حدیث

i- سلیمان بن حرب مصری

مکہ کے قاضی ہیں بصریوں کے جلیل القدر اور صاحب علم لوگوں میں سے ہیں ابو حاتم نے ان کے بارے میں کہا کہ یہ ائمہ میں سے تھے دس ہزار احادیث ان سے مروی ہیں۔ ۱۹ سال حماد بن یزید کی خدمت میں رہے۔ ۲۲۴ھ میں انتقال فرمایا ثقہ امام حافظ ہیں۔

(اسماء الرجال (مشکوٰۃ) صفحہ ۳۳۸ جلد ۳ طبع لاہور)

(تقریب التہذیب صفحہ ۳۸۴ جلد ا طبع کراچی)

ii- جریر بن حازم

آپ بصرہ کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث اور عظیم المرتبت عالم ہیں۔ ابو رجاء' حسن بصری' محمد بن سیرین' طاؤس عطاء ابن ابی ملکیہ' نافع اور حمید بن ہلال سے روایت کرتے ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں جریر بن حازم حدیث کے عالم اور متبع سنت تھے ثقہ ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ صفحہ ۱۶۹ جلد ا طبع لاہور' تقریب التہذیب صفحہ ۱۵۸ جلد ا طبع کراچی)

iii- یعلی بن حکیم

ثقفی مکی ہیں۔ حافظ ابن حجر نے انکو ثقہ لکھا ہے۔

(تقریب التہذیب صفحہ ۳۴۰ جلد ۲)

iv- سلیمان بن ابی عبداللہ

مشہور تابعی ہیں اور انہوں نے صحابہ مہاجرین کا زمانہ پایا ہے یہ سعد بن ابی وقاص اور ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں' مقبول ہیں۔

(اسماء الرجال مشکوٰۃ) (تقریب التہذیب صفحہ ۳۸۸ جلد اول)

مصنف ابن ابی شیبہ کا علمی مقام

☆ حافظ ابنِ کثیر دمشقی (متوفی ۷۷۴ھ) لکھتے ہیں

اس جیسی کتاب نہ پہلے لکھی گئی اور نہ بعد میں لکھی گئی۔

(البدایہ والنھایہ' تذکرۃ مصنف ابن ابی شیبہ)

☆ صاحبِ کشف الظنون لکھتے ہیں

یہ ایک بہت بڑی کتاب ہے جس میں فتاویٰ تابعین' اقوال صحابہ اور احادیث نبویہ کو بطرز محدثین بالا سانید جمع کر دیا ہے۔

(کشف الظنون جلد دوم صفحہ ۱۷۱۲ طبع دار الفکر ۱۴۰۲ھ)

☆ علامہ محمد زاہد کوثری لکھتے ہیں

اسانید' مراسیل اور فتاویٰ صحابہ و تابعین پر مشتمل جو کتابیں ہیں ان کتابوں میں ایک فقیہ کو سب سے زیادہ ضرورت جس کتاب کی ہے وہ صرف مصنف ابن ابی شیبہ ہے۔

☆ مولوی محمد علی صدیقی لکھتے ہیں

مصنف ابن ابی شیبہ کی خصوصیت میں یہ ہے کہ اس میں حدیث نبوی کے پہلو بہ پہلو صحابہ و تابعین کے اقوال و فتاویٰ کا ذکر ہے اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ ہر حدیث کے متعلق یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ اس کو سلف امت میں تلقی بالقبول کا درجہ ملا ہے یا نہیں اور دور صحابہ میں تابعین میں اس پر عمل تھا کہ نہیں اور یہ اس کتاب کی وہ خاص افادی حیثیت ہے کہ جس میں وہ اپنا ثانی نہیں رکھتی اور یہی وجہ ہے کہ یہ کتاب فقہاء و محدثین میں برابر متداول چلی آ رہی ہے۔ (امام اعظم اور علم حدیث صفحہ ۳۲۴ طبع سیالکوٹ)

☆ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی لکھتے ہیں

ابوذرعہ رازی کہتے ہیں کہ ہمارے زمانے میں چار شخصوں پر نظر پڑتی تھی اور علم

حدیث کا منتہا ان ہی کو خیال کرتے تھے۔ اول ابو بکر بن ابی شیبہ جو حدیث کے بیان کرنے میں یکتا تھے دوسرے احمد بن حنبل جو فقہ اور حدیث کے سمجھنے میں مستثنٰی خیال کئے جاتے تھے تیسرے ابن معین جو جمع و تکثیر حدیث میں ممتاز تھے۔ چوتھے علی بن المدینی جو مخرج حدیث اور اس کے عمل کے علم میں یگانہ تھے ابو بکر بن ابی شیبہ نے ۲۳۵ھ میں وصال فرمایا۔

(بستان المحدثین صفحہ ۸۱ طبع کراچی)

مہاجرین اوّلین کا مقام

رب کائنات ارشاد فرماتا ہے

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (پ ۱۱ سورۃ التوبۃ)

ترجمہ: ''اور سب میں اگلے پہلے مہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی''۔

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں خطبہ دیا اس میں مہاجرین کو مسجد کے سامنے اور انصار کو مسجد کے پیچھے اترنے کا حکم دیا اور دوسرے لوگوں نے ان کے پیچھے ڈیرہ ڈالا خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی وامر المهاجرين ان ينزلوا مقدم المسجد وامر الانصار ان ينزلوا من وراء المسجد ثم نزل الناس بعد۔

(تذکرۃ الحفاظ از علامہ ذہبی متوفی ۷۴۸ھ صفحہ ۸۵۵ جلد ۳ طبع حیدر آباد دکن ۱۹۵۸ء)

☆ حضرت قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سبز عمامہ بھی باندھنا

عمامہ آپ کا سفید ہوتا تھا زعفرانی رنگ زیادہ پسند خاطر تھا' کبھی کبھی سبز بھی استعمال کرتے تھے۔

(تابعین از شاہ معین الدین ندوی صفحہ ۳۶۵ مطبوعہ اعظم گڑھ بھارت ۱۹۷۳ء)

☆ حضرت قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مختصر ذکر خیر

مشہور تابعی ہیں آپ کی کنیت ابو عبد الرحمٰن ہے۔ مدینہ منورہ میں رہنے والے ممتاز فقیہ ہیں اپنی پھوپھی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، ابن عباس، معاویہ فاطمہ بنت قیس، ابن عمر اور صحابہ کرام کی ایک جماعت سے علم حدیث حاصل کیا اپنے والد ماجد کے قتل ہونے کے بعد اپنی پھوپھی حضرت عائشہ صدیقہ کی گود میں یتیمی کی حالت میں پرورش پائی اور انہیں سے فقہ وحدیث سیکھا۔ یحیٰ بن سعید انصاری کہتے ہیں مدینہ منورہ میں کوئی عالم ایسا نہیں ہے جسے ہم قاسم پر برتری دیں۔

ابو الزناد کہتے ہیں: میں نے قاسم سے زیادہ علم رکھنے والا کوئی فقیہ نہیں دیکھا ہے اور نہ ان سے زیادہ حدیث پاک کا علم رکھنے والا کوئی انسان معلوم ہے۔ علی بن مدینی کہتے ہیں ان سے دوسو احادیث مروی ہیں ابن سعد نے کہا قابل اعتماد امام گرامی قدر فقیہہ، بڑے پرہیز گار اور بہت حدیث بیان کرنے والے ہیں۔

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر میرا اختیار ہوتا تو میں اپنے بعد بنو تیم کے اعمش یعنی قاسم بن محمد کو خلیفۃ المسلمین نامزد کرتا آپ کا انتقال ۱۰۷ھ میں ہوا۔

(تذکرۃ الحفاظ صفحہ ۹۵ جلد اول طبع لاہور جون ۱۹۸۱ء)

فرامین امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ بندے کو سنت پر عمل کرنے پر جنت میں داخل کرے گا۔ (کتاب الشفاء صفحہ ۱۸ جلد دوم طبع لاہور)

فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم

ترجمہ: میرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جس کی بھی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لاتمس النار مسلما رانی ورای من رانی (رواہ ترمذی)

ترجمہ: اس شخص کو آگ نہیں لگے گی جس نے مجھ کو دیکھا یا مجھ کو دیکھنے والے کو دیکھا۔ (مشکوٰۃ (مترجم) صفحہ ۲۱۷ جلد ۳ طبع لاہور)

ف: یہاں سے صحابہ کرام اور تابعین مراد ہیں۔

لہٰذا: سبز عمامہ باندھنے والوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھنا ان پر طنز و مزاح کرنا، سراسر جہالت وگمراہی اور بے دینی ہے۔ خدا کا خوف کرو...... توبہ کرو.....! ابھی توبہ کا دروازہ کھلا ہے!

☆ مخالفین کی ایک پیش کردہ حدیث کا جواب

ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یتبع الدجال من امتی سبعون الفاً علیهم السیجان رواه فی شرح السنة (مشکوٰۃ (عربی اردو) جلد ۳ صفحہ ۳۶ طبع لاہور)

ترجمہ: میری امت کے ستر (۷۰) ہزار آدمی دجال کی پیروی اختیار کریں گے ان پر سبز چادریں ہوں گی۔

☆ ملا علی قاری حنفی (متوفی ۱۰۱۴ھ) علیہ الرحمۃ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں

امتی امة الاجابة او الدعوة وهوا الاظهر لماسبق انهم من یهود اصفهان الخ (مرقات جلد ۱۰ صفحہ ۲۱۷ طبع ملتان)

یعنی اس حدیث میں امت اجابت نہیں بلکہ امت دعوت مراد ہے اور یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ جیسا کہ (اسی باب میں) اصفہان کے یہودیوں والی حدیث گزشتہ اوراق میں گزر چکی ہے۔ (اور وہ یہ ہے)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یتبع الدجال من یهود اصفهان سبعون الفا علیهم الطیالسنة (رواہ مسلم)

(مشکوۃ صفحہ ۳۱ جلد ۳ (مترجم) طبع لاہور)

ترجمہ: ستر ہزار اصفہان کے یہودی دجال کی پیروی اختیار کرلیں گے ان پر سبز چادریں ہوں گی روایت کیا اس کو مسلم نے' یہ حدیث تو آپ کو بہت جلد نظر آ گئی مگر درج ذیل احادیث بھی تو کتب احادیث میں منقول ہیں' انہیں بیان اور تحریر کرتے ہوئے کیوں شرماتے ہو؟

☆ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سبز چادر میں طواف کعبہ کرنا

عن یعلی بن امیة رضی اللہ عنہ قال طاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومضطبعاببر داخضر (بلوغ المرام از حافظ ابن حجر عسقلانی

(متوفی ۸۵۲ھ) صفحہ ۲۰۵ طبع ۱۳۴۴ھ)

روایت ہے ابن امیہ سے کہا طواف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اضطباع کئے ہوئے چادر سبز سے۔

☆ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا دو سبز کپڑے پہننا

حضرت ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثوبان اخضران

(سنن نسائی صفحہ ۴۳۷ جلد ۳ طبع لاہور)

ترجمہ: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو سبز کپڑے پہنے ہوئے باہر تشریف لائے۔

☆ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پسندیدہ رنگ

☆ اخرج ابن السنی وابو نعیم کلاهما فی طب النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن انس قال کان احب الاولوان الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخضرة (تفسیر المظہری جلد ۲ صفحہ ۴۳ مطبوعہ دہلی)

☆ مقام محمود پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لباس سبز ہوگا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یحشر الناس یوم القیامۃ فاکون انا و امتی علی تل فیکسونی ربی حلۃ خضراء ثم یوذن لی فاقول بماشاء اللہ ان اقول فذلک المقام المحمود. (تذکرۃ الحفاظ صفحہ ۵۰۹ جلد ۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب لوگ قیامت کے دن قبروں سے نکلیں گے میں اپنی امت کو لے کر ایک ٹیلے پر پہنچوں گا وہاں میرا رب مجھے سبز حلہ پہنائے گا پھر اجازت ملنے پر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کروں گا جو اللہ چاہے گا یہی مقام محمود ہوگا۔

☆ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفرف کا رنگ سبز تھا

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے قصہ معراج بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اس کے بعد میرے لئے سبز رنگ کی رفرف بچھائی گئی۔ جس کا نور آفتاب کے نور پر غالب تھا اس سے میری آنکھوں کا نور چمکنے لگا۔ الخ

(مدارج النبوۃ از شیخ عبدالحق محدث دہلوی (متوفی ۱۰۵۲ھ)
جلد اوّل صفحہ ۳۰۶ طبع کراچی)

☆ جنتیوں کا لباس سبز رنگ کا ہوگا

"یحلون فیھا من اساور من ذھب ویلبسون ثیاباً خضرا اسندس واستبرق"

ترجمہ: وہ اس میں (یعنی جنت میں) سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سبز کپڑے کریب اور قناویز کے پہنیں گے۔ (کہف: پارہ ۱۵)

☆ خواب میں اذان سکھانے والے شخص کا لباس سبز تھا

عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ (بارگاہ نبوی) سے واپس ہوئے اور رسول اللہ کے

فکر کی وجہ سے (کہ اذان دینے کا کون سا طریقہ اپنایا جائے) خود بھی فکر مند تھے اللہ تعالیٰ نے اذان کا طریقہ اور کیفیت ان کو خواب میں دکھلائی۔

فلما اصبح غداً فقال یا رسول اللہ رایت رجلا علی سقف المسجد علیہ ثوبان اخضر ان ینادی بالاذان الخ

(سنن سعید بن منصور (متوفی ۲۲۹ھ) باب الاذان)

جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے ایک شخص کو مسجد کی چھت پر دیکھا وہ دو سبز کپڑے پہنے ہوئے تھا اور اذان کہہ رہا تھا۔الخ

☆ امام ابن ابی ذئب مدنی علیہ الرحمۃ کا سبز چادر اوڑھنا

آپ کے بھائی نے بتایا کہ پہلے یہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے بعد میں مسلسل روزے رکھنے شروع کر دیے زیتون کے تیل کے ساتھ روٹی کھایا کرتے تھے ایک ہی قمیص اور ایک ہی طیلسان (سبز چادر) میں موسم گرما گزار لیتے تھے نامور عالم بات کے پکے اور حق بات کہنے والے تھے حدیث کا سارا علم سینہ میں محفوظ تھا ۱۵۹ھ میں وصال ہوا۔

(تذکرۃ الحفاظ جلد اول صفحہ ۱۶۴ طبع لاہور ۱۹۸۱ء)

الحمد للہ رب العالمین

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

اللّٰہ عنہ وقد لبس النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم عمامۃ سوداء ویرخی ذنبۃ بین کتفیہ
پس در رنگ دستار سنت آنست کہ سفید باشد بے آمیزش رنگ دیگر و دستار مبارک آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم در اکثر اوقات سفید بود و گاہے سیاہ و احیانا سبز و نیز بعضے گفتہ اند کہ در وقت جنگ و غزا بر سر مبارک
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دستار سیاہ بود و بعضے گفتہ اند کہ از سبب مغفر یعنی خود رنگ دستار مبارک
سیاہ و تیرہ شدہ بود و الا آن دستار سفید بود فالمشہور آنست کہ گاہ گاہ دستار سیاہ در رنگ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بستہ اند و دستار خانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہفت گز یا ہشت گز نقلست و
در وقت نماز پنجگانہ دوازدہ گز و روز عید و جمعہ چہاردہ گز و در وقت جنگ و حرب پانزدہ گز و علمای متاخرین
تجویز کردہ اند کہ سلطان و قاضی و مفتی و فقیہ و مشائخ و غازی تا سی و یک گز بر سر ببندد جائز است بجہت
وقار و تمکین و شہامت و در دستار بستن سنت آنست کہ دستار دراز باشد نہ عریض و عرض دستار
نیم گز باشد یا کسرے کم یا کسرے زیادہ درین قصور و فتور نیست و اقل درازی آن ہفت گز باشد
بگزی کہ بیست و چہار انگشت ست کہ شش قبضہ باشد و سنت آنست کہ دستار را بدست راست بندد
و روئے بجانب قبلہ کند و ایستادہ ببندد و ہر گاہ کہ کشاید گو بر گو عقد کشاید و یکدفعہ نکشاید چنانچہ
پیچ بر پیچ دادہ است باز ہمان طریق کشاید و بعد از بستن در آئینہ یا آب یا مانند آن دیدہ راست کند
و بافتش نبندد یعنی باشمر و در شملہ اختلاف ست اکثر اوقات پس پشت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بود و
واحیانا بر جانب دست راست و بر دست چپ بدعت ست و اقل مقدار شملہ چہار انگشت ست و اکثر
یک دست و تطویل آن متجاوز از نصف پشت بدعت ست و تخصیص ارسال شملہ بوقت نماز نیز موافق سنت نیست
و ارسال شملہ مستحب ست از سنن زوائد و در ترک آن اثمی نیست اگرچہ در فعل آن ثواب و فضیلت بسیار ست
و فی التحفۃ وضع ارسال ذنب العمامۃ بین الکتفین مندوب و فرو گذاشتن شملہ پس پشت
مستحب ست. سنت مؤکدہ نیست و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گاہے شملہ عمامہ میگذاشت و گاہے نہ و
فقہا ما ارسال شملہ را برین قیاس کردہ است و ارسال شملہ سنت مؤکدہ دانند و بعضے جانب چپ نگاہ
داشتہ و سند این قوی و معتبر نیست اگرچہ بعضی دلیلہا درین باب نوشتہ اند و علمائے متاخرین سوای
مطولات پنجگانہ شملہ را ارسال ندانند از برائے طعن و تمسخر جہال زمانہ و در فتاوی حجت مناسع آوردہ است
کہ ترک الذنب ذنب و رکعتان مع الذنب افضل من سبعین رکعۃ بغیر ذنب والذنب
ستۃ انواع للقاضی خمس وثلثون اصبعا وللخطیب احدی وعشرون اصبعا وللعالم
سبع وعشرون اصبعا وللمتعلم سبع عشر اصبعا وللصوفی سبع اصابع وللعامی
اربع اصابع و دستار را نشستہ ببندد و از ایستادہ بستن بپرہیزد چنانچہ در خبر ست قال صلی اللہ علیہ
وسلم من تعمم قاعدا او تسرول قائما ابتلاہ اللہ تعالی ببلاء لا دواء لہ و اگر ... باشد

(٨٥٤) من كان يعتم بكور واحد

[٥٠٣٨] حدثنا أبوبكر قال حدثنا شريك عن إسماعيل بن ابى خالد قال : رأيت شريحاً يعتم بكور واحد[1] .

[٥٠٣٩] حدثنا أبو بكر قال حدثنا سليمان بن حرب قال : حدثنا جرير بن حازم عن يعلى بن حكيم عن سليمان بن أبى عبد الله قال : أدركت المهاجرين الأولين يعتمون بعمائم كرابيس سود وبيض وحمر و خضر وصفر/ ، يضع أحدهما العمامة على رأسه ويضع القلنسوة فوقها ١١٨/ ثم يدير العمامة هكذا - يعنى على كوره - لا يخرجها من تحت ذقنه .

[٥٠٤٠] حدثنا أبو بكر قال حدثنا شريك عن الأعمش عن ثابت ابن عبيد قال : رأيت زيد بن ثابت و عليه إزار ورداء وعمامة

[٥٠٤١] حدثنا أبوبكر قال حدثنا أبو أسامة عن سفيان عن معمر عن ابن طاوس عن أسامة كان يكره أن يعتم أن يجعل تحت لحيته وحلقه من العمامة .

(٨٥٥) فى لبس البراطل[2]

[٥٠٤٢] حدثنا أبو بكر قال حدثنا يحيى بن آدم قال حدثنا سفيان عن زيد بن جبير قال : رأيت على عبد الله بن الزبير برطلة

---

(١) [illegible]ه ابن سعد فى طبقاته ٦/٩٦ من طريق الفضل بن دكين عن شريك .

(٢) نو[illegible] [illegible]الانس .

مقام مشلل میں سپرد خاک کیے گئے، انتقال کے وقت ستر یا بہتر سال کی عمر تھی،[۱]

ترکہ، وفات کے وقت ایک لاکھ نقد چھوڑا، جس میں ناجائز آمدنی کا ایک حبہ بھی نہ تھا،[۲]

حلیہ و لباس، آخر عمر میں آنکھوں سے معذور ہو گئے تھے، سر اور داڑھی میں حنا کا خضاب کرتے تھے، چاندی کی انگوٹھی پہنتے تھے، جس پر ان کا نام کندہ تھا، لباس نفیس اور خوش رنگ استعمال کرتے تھے، جبہ، عمامہ اور ردا وغیرہ سارے کپڑے عموماً خز کے ہوتے تھے، خز کے علاوہ اور قیمتی کپڑے بھی استعمال کرتے تھے، چادر بوٹے دار اور رنگین ہوتی تھی، عمامہ سپید ہوتا تھا، زعفرانی رنگ زیادہ پسند خاطر تھا، کبھی کبھی سبز بھی استعمال کرتے تھے،

۵۶ قبیصہ بن ذویب

نام و نسب، قبیصہ نام، ابو اسحٰق کنیت، نسب نامہ یہ ہے، قبیصہ بن ذویب بن حلحلہ بن عمرو ابن کلیب بن حرام بن عبد اللہ بن قمیر بن حبشیہ بن سلول بن کعب بن عمرو خزاعی،

پیدائش، فتح مکہ کے سال پیدا ہوئے، ایک روایت یہ بھی ہے کہ ہجرت کے سال ولادت ہوئی، لیکن پہلی روایت زیادہ مشہور ہے،[۳]

عبد الملک کا عہد، شروع میں مدینہ میں رہتے تھے، پھر شام میں سکونت اختیار کر لی تھی، عبد الملک کے زمانہ میں ان کو بڑا عروج حاصل ہوا، مہر برداری اور برید دونوں عہدے ان سے متعلق تھے، ممالک محروسہ سے جو خطوط اور خبریں موصول ہوتی تھیں ان کو پڑھ کر عبد الملک کے سامنے پیش کرتے تھے،[۴]

۱؎ ابن سعد ج ۵ ص ۱۲۳ ۲؎ تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۵۰ ۳؎ تہذیب التہذیب ج ۸ ص ۳۴۷ ۴؎ ابن سعد ج ۵ ص ۱۳۱

میٹھی میٹھی سُنّتیں (مکمّل)

اور

دعوتِ اسلامی

مؤلف

ابو کلیم محمّد صدّیق

مسلم کتابوی لاہور

قابلِ مطالعہ کتابیں

- **سیرتِ رسولِ عربی** صلی اللہ علیہ وسلم

  پروفیسر علامہ نور بخش توکلی

- **القول الجلی**

  حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

- **کشف المحجوب** (اردو)

  مفتی سید غلام معین الدین نعیمی

- **سامانِ آخرت**

  علامہ عبد المصطفٰے اعظمی

- **سیرتِ غوثِ اعظم**

  علامہ سید مراد علی شاہ مجددی

- **اتباعِ سنتِ نبوی** ﷺ **اور دعوتِ اسلامی**

  فیض عباس

- **اطیب البیان**

  حضرت سید محمد نعیم الدین مراد آبادی

- **تذکرۃ الاولیاء** (اردو)